سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،26-اپریل2019

(یوم الجمع،20- شعبان المعظم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 5

295

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26-اپریل2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کاایوان کی میز پر رکھاجانا

1۔ ہسپتالوں میں سٹوریج اور اجراء کے حوالہ سے ادویات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر ہسپتالوں میں سٹوریج اور اجراء کے حوالہ سے ادویات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورولاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورولاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

296

3۔ گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDA)کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDA)کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ڈیبٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر ڈیبٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

297

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعتہ المبارک،26-اپریل2019

(یوم الجمع،20-شعبان المعظم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار محمد دوست مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾
وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

سورة الحاقّة آیات 38تا48

تو ہم کو اُن چیزوں کی قسم جو تم کو نظر آتی ہیں(38)اور اُن کی جو نظر میں نہیں آتیں(39) کہ یہ (قرآن) فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے(40) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو (41) اور نہ کسی کاہن کے مزخرفات ہیں لیکن تم لوگ بہت ہی کم فکر کرتے ہو (42)(یہ تو) پروردگار عالم کا اُتارا(ہوا) ہے(43) اگر یہ پیغمبرؐ ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنالاتے (44) تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے(45) پھر اُن کی رِگ گردن کاٹ ڈالتے (46) پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا(47) اور یہ (کتاب) تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے(48)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

نبیؐ سید الانبیا کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
محمدؐ کا ثانی محمدؐ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمدؐ سے اعلیٰ محمدؐ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
جسے حق نے بلوایا عرش اعلیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ محبوب داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیغمبرؐ نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019اور مسودہ قانون ویلیج پنچایت اینڈ نیبرہڈ کونسلز2019کے بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the reports of Standing Committee on Local Government and Community Development in respect of the following Bills.

1. The Punjab Local Government Bill 2019 (Bill No.10 of 2019)
2. The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019 (Bill No.11 of 2019)

MR DEPUTY SPEAKER: Reports of Standing Committee on Local Government and Community Development in respect of:-

1. The Punjab Local Government Bill 2019 (Bill No.10 of 2019)
2. The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019 (Bill No.11 of 2019)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائمہ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی میٹنگ میں ووٹنگ کے بغیر مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019 کا پاس کیا جانا

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! وزیر قانون نے ابھی جو لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے رپورٹ پیش کی ہے۔ کل سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں تو اس بل کو پاس ہی نہیں کیا گیا، میٹنگ اور بریفنگ کے دوران ہی منسٹر لوکل گورنمنٹ اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور شکریہ ادا کرنے لگے جبکہ چیئرمین صاحب نے اس پر voting کرائی، اس کو پاس کروایا اور نہ ہی ہماری بات سنی۔ آپ اس سٹینڈنگ کمیٹی کے minutes اور ریکارڈنگ نکلوا کر دیکھ اور سن لیں کہ کہیں پر بھی چیئرمین صاحب نے اس بل کو پاس ہونے کا announce نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! کمیٹی میں اپوزیشن کو bulldoze کر کے یہاں پر یہ بل لایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رمضان صدیق! اب آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو respond کرنے دیں۔

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! کمیٹی سے حکومتی ممبران اچانک اُٹھ کر چلے گئے اور ایسے لگتا تھا کہ جیسے حکومت کے نمائندے بائیکاٹ کر کے کمیٹی روم سے چلے گئے ہیں۔ جمہوریت میں ایسے روّیے اختیار نہیں کئے جاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ اس بل پر مختلف قسم کے سو اعتراضات ہو سکتے ہیں، معزز ممبر کو مکمل اختیار ہے کہ وہ اپنے اعتراضات کو point out کرے لیکن یہ کہنا کہ یہ بل کمیٹی سے پاس نہیں ہوا بالکل غلط ہے۔ مسلسل تین دن اس بل پر بحث ہوئی ہے اور تین دن کے بعد کل ہمارے بھائی جناب امین اللہ خان سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی میٹنگ کی صدارت فرما رہے تھے، ان کی صدارت میں ان کا vote of thanks موجود ہے یعنی vote of thanks کے ساتھ میٹنگ ختم ہوئی۔ میٹنگ ختم ہونے کے باوجود حزب اختلاف کے معزز ممبران کو یہ کہا گیا کہ اگر اس کے باوجود آپ کے کوئی اعتراضات ہیں تو in writing دے دیں تاکہ اسے آپ کے dissenting note کے طور پر minutes کا حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کہنا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں یہ بل پاس نہیں ہوا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ professional misconduct ہے۔ میں اس سے زیادہ مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! کل میں نے سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی میٹنگ کی صدارت کی تھی۔ میں نے میٹنگ کے آخر میں اپنے حزب اختلاف کے معزز ممبران، ساتھیوں کا شکریہ بھی ادا کیا کہ ہم نے مل کر اس بل پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے معزز ممبران حزب اختلاف سے یہ بھی کہا کہ اگر اس کے باوجود آپ کے کوئی مزید اعتراضات ہیں تو وہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں ہم ان کو میٹنگ کی کارروائی میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر! باقاعدہ طور پر میں نے میٹنگ کے اختتام پر یہ الفاظ کہے کہ:

"ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں، آپ نے اس بل میں ہماری support کی اور اس کو پاس کیا ہے۔" بہت شکریہ

چودھری ساجد محمود: جناب سپیکر! میں بھی سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا ممبر ہوں۔ اس بل پر تین دن بحث ہوئی ہے اور ہم اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں کو تین دن مطمئن کرتے رہے ہیں۔ کل ہمارے سارے معاملات طے ہوئے ہیں اور اس کے بعد ہم نے معزز ممبران حزب اختلاف کا شکریہ ادا کیا کہ ہم نے یہ معاملہ احسن طریقے سے نمٹا دیا ہے یعنی تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میٹنگ ختم کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے وزیر قانون نے بات کر لی ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے دو ممبران نے بھی ہاؤس میں بات کی ہے۔ کل شام کو جب میٹنگ ختم ہوئی تو ہماری آپس میں ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں ہمارے ممبران نے اسی خدشے کا اظہار کیا تھا۔ اس بل کے 300 سے زیادہ sections ہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ایک ایک سیکشن کے اُوپر debate کے بعد ووٹنگ ہوتی ہے۔ ہمارے ممبران نے مجھے کل شام کو بتایا کہ کوئی ووٹنگ نہیں ہوئی کہ کسی کلاز میں اختلاف رائے ہے یا نہیں اور اگر ووٹنگ ہوئی ہے تو اس کی ratio کیا رہی ہے؟ کمیٹی کے گیارہ ممبران ہیں اور میری اطلاع کے مطابق دس ممبران حاضر ہوتے رہے ہیں۔ دس ممبران میں سے کتنے ممبرز کسی ایک کلاز میں ایک طرف تھے اور دوسری کلاز میں دوسری طرف تھے؟

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ جب minutes of the meeting آئیں گے تو اس بل کے تین سو sections میں سے کسی بھی سیکشن کے اُوپر ووٹنگ کا تذکرہ نہیں ہو گا۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کیونکہ جب ووٹنگ ہوئی ہی نہیں تو اس کا minutes میں تذکرہ بھی نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! اب اس مسئلہ پر میری آپ سے گزارش ہے کہ آج مختلف نیوز پیپرز کے اندر اس حوالے سے تبصرے شائع ہوئے ہیں۔ وہ ادارے جو کہ لوکل باڈیز کو study کرتے ہیں ان کی طرف سے ایک انگریزی اخبار میں تبصرہ شائع ہوا ہے کہ اس tenure کا یہ سب سے بڑا بل ہے۔

جناب سپیکر! پہلے تقریباً بارہ یا تیرہ Bills آئے ہیں۔ وہ دو دو یا چار چار صفحات پر مشتمل ہوتے تھے اور ان کے آٹھ آٹھ یا دس دس sections تھے جبکہ یہ بل تقریباً تین یا چار سو sections پر محیط ہے۔

جناب سپیکر! ایک انگریزی اخبار میں شائع ہوا ہے کہ کمیٹی نے جتنی جلدی میں یہ بل پاس کیا ہے اس سے حکومت پنجاب کی کوئی نیک نامی نہیں ہوگی۔ چونکہ اس بل کے حوالے سے اختلاف رائے اور تنازع موجود ہے یعنی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر جو کچھ ہوا اس پر ایک تنازع پیدا ہو گیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ابھی وزیر قانون نے ہاؤس کے اندر سٹینڈنگ کمیٹی کی جو report lay کی ہے اس کو وقتی طور پر suspend کر دیں۔ یہ کمیٹی دوبارہ بیٹھے، حزب اختلاف کے اعتراضات کو دُور کیا جائے اور پھر اس کی رپورٹ submit کی جائے۔

جناب سپیکر! ہم یہاں پر ایک مثبت کردار ادا کرنے آئے ہیں۔ ہم سب حزب اختلاف کے ممبران اس بارے میں یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر شور کریں تو یہ مناسب نہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ اس مسئلے کا حل نکالیں، جو report lay ہوئی ہے وقتی طور پر اس کو suspend کر دیں اور آج ہی وہ سٹینڈنگ کمیٹی دوبارہ بیٹھے۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس بل کی 400 کے قریب clauses ہیں اور یہ common sense کی بات ہے کہ ہر کلاز پر اعتراض نہیں ہوگا۔ کوئی دس، پندرہ یا بیس clauses پر اعتراض ہوگا اور اگر اس رپورٹ میں حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبران کی طرف سے اختلافی نوٹ آ جائے کہ فلاں فلاں کلاز پر ان معزز ممبران حزب اختلاف نے اختلاف کیا ہے تو پھر بات آگے بڑھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر! آج کے دن کے لئے اس رپورٹ کو suspend کر دیں اور next working day پر اس کو دوبارہ لے آئیں۔ بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہمیشہ ہر اسمبلی کے اندر یہ روایت رہی ہے کہ جب کوئی اہم بل آتا ہے تو اس پر پبلک hearing بھی ہوتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق لوکل باڈیز کے کچھ میئر صاحبان نے سیکرٹری اسمبلی کو مل کر درخواست کی ہے کہ اس بل کے حوالے سے انہیں بھی سُنا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ stakeholders کو on board لینے میں کیا مسئلہ ہے؟ مختلف میئر صاحبان نے خود کہا ہے کہ ہمیں سُنا جائے تو حکومت اتنی جلدی کا شکار کیوں ہے اور ان کو کیوں سُننا نہیں چاہتی؟ جس طریقے سے سب کچھ bulldoze کر کے اس بل کو lay کیا گیا ہے ہمیں اس پر اختلاف ہے۔ عددی اکثریت کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر چیز کو آمرانہ طریقے سے bulldoze کرتے چلے جائیں، ہر چیز کو out of turn اور رولز suspend کر کے لاتے جائیں۔ ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بل کو حکومت خود controversial بنا رہی ہے اگر تمام stakeholders کو on board لے لیا جائے اور ان کو سُن لیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ پچھلی دفعہ جب ہماری حکومت نے لوکل باڈیز کا بل پیش کیا تھا تو اس کے حوالے سے پورے ہاؤس، even باہر کے لوگوں، NGOs اور باقی لوگوں کو بھی open invitation دی گئی تھی کہ اس بل کے بارے میں کوئی تجاویز دینا چاہیں تو آ کر کمیٹی میں دیں، کمیٹی ان کو سُنے گی اور پھر کمیٹی نے ان کو سُنا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر عقلِ کل تو کوئی بھی نہیں ہے۔ جناب محمد بشارت راجا ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی عقلِ کل ہو سکتا ہے۔ اگر سب کو سُن کر consensus کے ساتھ ایک بہتر بل تیار کیا جا سکتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مختلف میئر صاحبان نے خود یہاں پر آ کر سیکرٹری اسمبلی سے request کی تھی کہ انہیں سُنا جائے لیکن ان کو بھی نہیں سُنا گیا اور یہ غلط بات ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! This is no issue.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اگر حزب اختلاف کی طرف سے کوئی ترامیم آتی ہیں تو ان کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تو ان کا right ہے اور وہ ضرور ترامیم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اپنی ترامیم دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں منسٹر صاحب کے جواب سے پہلے بات کرنی چاہتا ہوں تاکہ وزیر قانون سب کا اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے کہ حکومت کے پاس عددی اکثریت ہے۔ ان کا اپنا ایک پروگرام ہوگا اور اس پروگرام کے مطابق یہ اپنے Bills پاس کریں گے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ اگر ووٹنگ ہوگی تو یہ succeed کریں گے۔ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی کے اندر بل کی نوک پلک سنواری جاتی ہے۔ اگر میری طرف سے یعنی حزب اختلاف کی طرف سے ترمیم دی جائے اور وہ succeed ہو جائے تو حکومت کو defeat ہوگی۔

جناب سپیکر! جب میری ترمیم ہاؤس میں آئے گی تو اس کی نوعیت و اہمیت بدل جائے گی یعنی اس کی افادیت نہیں رہے گی۔ اگر میں نے کسی بل پر ترمیم دی ہے تو میں ایوان میں اس پر بات کروں گا، criticize کروں گا کہ یہ بل غلط ہے لیکن It can never succeed ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو framers of these rules تھے انہوں نے کمیٹی کو 60 دن کیوں دیئے تھے؟

جناب سپیکر! انہوں نے اس لئے دیئے تھے کہ چاہے جتنا بھی important matter ہو وہ کمیٹی میں مکمل طور پر discuss کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ لوکل باڈیز کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا بلکہ دو منٹ میں اپنی بات مکمل کرلوں گا۔ مجھے جناب محمد بشارت راجا سے یہ توقع ہے کہ وہ ہماری اس گزارش پر ضرور غور فرمائیں گے۔ لوکل گورنمنٹ کا قانون ہر change of regimeکے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے۔ ہم نے بھی لوکل گورنمنٹ کے قانون کو تبدیل کیا تھا۔ جب گورنمنٹ بدلتی ہے تو لوکل گورنمنٹ کا نیاLaw آجاتا ہے۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کا سسٹم اتنی دفعہ تبدیل کیا گیا ہے کہ اب اس پر بات کرتے ہوئے بھی عجیب سا لگتا ہے۔ یہ کہانی 1961 سے شروع ہوتی ہے۔ جب بھی کوئی نیا سربراہ حکومت آیا تو اس نے لوکل گورنمنٹ کے law کو اپنے مطابق بدلا ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ جب آپ یہ کرنے جارہے ہیں تو اُس پر ایکfinality attach ہو جائے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ایکٹ کے اندر یہmunicipal services دیں گے۔ ہمیں پتا ہے کہ جہاں جہاں حزب اختلاف کے چیئرمین بیٹھے ہیں وہ بااختیار نہیں ہو پائیں گے۔ اس حکومت کا یہ پولیٹیکلdecision ہے کہ انہوں نے اس Law کو تبدیل کرنا ہے۔ ہم ان کوassistance دینا چاہ رہے ہیں اور اگر ہم نے بائیکاٹ کرنا ہوتا تو ہم کمیٹی پروسیڈنگز میں جاتے ہی نہ۔ ہم نے پہلے دن یہاں پرon the floor of the House کہا کہ ہم کمیٹی پروسیڈنگز میں بھی حصہ لیں گے اور اپنے تمام نکات ان کے آگے کمیٹی میں رکھیں گے۔ میں کوئیstereo type mechanicalکام نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں چاہتا کہ ایساprocedureجس کے نتیجے میں کوئیresult oriented نہیں ہوتا میں وہadopt کروں۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا سے میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کل رات جب ہمیں یہ پتا چلا کہ کمیٹی نے لوکل گورنمنٹ بل پاس کر دیا ہے تو ہم نے کوشش کی کہ وزیر قانون سے رابطہ کر لیں لیکن ان سے ہمارا رابطہ نہیں ہو پایا۔ ہمیں نیوز چینل "ڈان" کے ذریعے سے یہ پتا چلا۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنے ممبران سے پوچھا کہ بھائی! ہم نے آپ سے request کی تھی کہ وزیر قانون اور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی سے یہ کہیں کہ ممبران حزب اختلاف اور حزب اقتدار کو as members co-opt کریں۔ دیکھیں، اس law کے اندر کچھ jurisdictional defects ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات جناب محمد بشارت راجا کے نوٹس میں اس لئے دینا چاہ رہا ہوں کہ اگر وہ jurisdictional defects clear نہ ہوئے تو یہ defects, amendments کی stage پر ٹھیک نہیں ہو پائیں گے یعنی اس law کی composition کے مرحلے پر ایک بڑا jurisdictional defect یہ ہے کہ وہ anti-democratic ہے۔ آپ ایک پینل کے ذریعے لوگوں کو elect کرا دیں گے and opposition will cease to exist in the House. ان چیزوں کو آپ kindly ذرا دیکھ لیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے ابھی جو باتیں فرمائی ہیں کاش! ان باتوں کا حقیقت سے بھی کوئی تعلق ہوتا۔ میں on the floor of the House ایک انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بل ایک سال کے لئے بھی pending کر دیا جائے تو پھر بھی ان کا اُس بل کے ساتھ اتفاق رائے نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے اپنی پارٹی لائن کو لے کر آگے چلنا ہے، ان کا موقف یہ ہے کہ بلدیاتی اداروں کو اپنی مدت پوری کرنی چاہئے جبکہ ہم نئے قانون کے ساتھ نئے انتخابات کرانا چاہتے ہیں لہٰذا اتفاق رائے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن پورے تین دن اس کمیٹی کی میٹنگز ہوتی رہیں۔ پہلے دن چار گھنٹے اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی، دوسرے دن تین ساڑھے تین گھنٹے میٹنگ ہوئی اور کل تقریباً تین ساڑھے تین گھنٹے میٹنگ ہوئی۔

جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور اپنے پینل کے تمام معزز ممبران کی طرف سے حلفاً یہ کہتا ہوں کہ ہم نے ممبران حزب اختلاف کی پوری بات سُنی، اُس کے بعد ان کا شکریہ ادا کیا اور اُس کے بعد یہ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔ اب اس کا legal procedure یہ ہے کہ ایک report lay ہو گئی ہے اب ان کی طرف سے اس پر ترامیم آئیں گی اور اس معزز ایوان کی کچھ روایات بھی ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری یہاں پر موجود ہیں کیا ہم نے گورنمنٹ سائیڈ سے اُن کی ترمیم پر concede نہیں کیا؟ ہم نے اُن کی ترمیم پر concede کیا کیونکہ اگر اُن کی کوئی بات درست تھی ہم نے اُس کو مانا۔

جناب سپیکر! میں اب بھی معزز ممبران سے یہ التجا کروں گا کہ اُن کی طرف سے جو ترامیم آتی ہیں اگر اُن میں سے کوئی amendment, logically acceptable ہوئی تو ہم open to logic ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بہتری کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے لیکن سراسر یہ کہنا کہ جو کچھ اس وقت تک ہوا ہے وہ غلط ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران کمیٹی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے اگر ایک ممبر نے بھی اس خدشے کا اظہار کیا ہو کہ ہم نے اُن کی تسلی کے مطابق اُن کو سُنا نہیں تو ہم اُن کے مجرم ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان فرما رہے تھے کہ رابطہ ہی نہیں ہوا۔ میں اس issue کی بات نہیں کرتا جس حد تک ممکن ہوتا ہے میں معزز ممبران حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ساتھ رابطہ میں رہتا ہوں۔ رات بھی تقریباً 8:00 بجے کسی اور issue پر میری اور جناب سمیع اللہ خان کی بات ہوئی۔ اگر ملک محمد احمد خان نے مجھ سے فون پر بات کرنا ہوتی اور دن میں دس دفعہ شاید ملک محمد احمد خان سے میری بات ہوتی ہو، ہم بات کر لیتے ہیں لیکن یہ ایک after thought ہے آپ اس وقت اپنی پارٹی کی جس پالیسی لائن کو لے کر آگے چل رہے ہیں آپ کی پارٹی نے اس بل کے ساتھ اتفاق نہیں کرنا۔ ہم کچھ بھی کر لیں آپ نے اس بل کے ساتھ متفق نہیں ہونا لہٰذا براہ مہربانی اس کو sugar coated گولی کے طور پر اور اپنے آپ کو جمہوریت پسند اور

قواعد وضوابط کے تحت چلنے والا ایک دھڑا سمجھ کر نہ لائیں آپ اصولی بات کریں۔ یہ بل اصول کے مطابق lay ہو چکا ہے اور یہ ہاؤس کی property ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اپنی ترامیم دیں جس دن یہ take up ہو گا آپ کی ترامیم بھی take up ہوں گی اور انشاءاللہ تعالیٰ جس حد تک ممکن ہوا ہم آپ کو accommodate کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو report lay کی ہے اُس میں میں نے ابھی سیکرٹری اسمبلی سے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب کی book لی ہے اس میں 167 پر خصوصی رپورٹ کا پیش کرنا ہے۔ 167 کے تحت کمیٹی کی رپورٹ چیئرمین یا کمیٹی کا کوئی دیگر رُکن متعلقہ اسمبلی میں پیش کرے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اس کو وقتی طور پر pending کر دیا جائے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات کو conclude کریں پلیز۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں اس بات پر اعتراض نہیں ہے ہمیں پتا ہے کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے وہ کرنا ہے جو حکومت چاہے گی۔

جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے کہ previous local government system اس حکومت نے ختم کرنا ہے جیسے ان کو یہ پتا ہے کہ پارٹی لائن ہے کہ ہم نے oppose کرنا ہے۔ ویسے ہمیں یہ پتا ہے کہ چاہے ہم ان کے سامنے سونے کے حُروف میں بھی کچھ چیزیں لکھ کر رکھ دیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! It has been already discussed یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس بل پر تین دن تک سیر حاصل گفتگو ہوئی، اب اس کی report lay ہو چکی ہے اور اب اس بل پر دوسرا مرحلہ ترامیم کا ہے۔ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں on oath آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے بلدیاتی الیکشن کرانے ہیں ہمیں اس چیز پر اعتراض نہیں ہو گا ہماری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور کا حصہ ہے، ہمارے پرائم منسٹر کا یہ وژن ہے، ہمارے چیف منسٹر کا یہ وژن ہے اور یہ ہماری انا کا مسئلہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کون سی بات ہے ہم اپنی پارٹی کے منشور پر عملدرآمد کو اپنی انا کا مسئلہ بنائیں گے اور اپنے منشور کو implement کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ملک محمد احمد خان!

MALIK MUHAMMAD AHMED KHAN: Mr Speaker! I can also address the press gallery. I can also address it in a louder voice.

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ کے پرائم منسٹر کے منشور کا یہ حصہ ہے کہ وہ security of tenure کو kill کریں تو ایسا منشور آپ کو مبارک ہو۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں ملک محمد احمد خان سے ادب سے کہوں گا کہ آپ نے 10 منٹ میں اپنی بات conclude کی۔ آپ نے وہ کرنا ہے جو آپ کو حکم ہے لیکن ہماری بات کو بھی سمجھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیرالدین! تشریف رکھیں۔ ملک محمد احمد خان! آپ کی طرف سے جو ترامیم ہیں وہ آپ لے آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ترامیم مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ملک محمد احمد خان! اب وقفہ سوالات کی طرف آئیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔جی، چودھری اشرف علی! سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1017 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں زراعت کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*1017: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی اور کون سی نئی مشینری خریدی گئی ہے؟

(ج) مشینری خریدنے کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ میں کتنا سٹاف کون کون سے سکیل میں کام کر رہا ہے نیز کیا یہ strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

1. قرعہ اندازی کے ذریعے 50 فیصد سبسڈی پر 90 کاشتکاروں کو 89 ڈسک ہیرو، 88 روٹاویٹر، 41 ربیع ڈرل اور 37 چیزل ہل دیئے۔

2. بنکوں کے ذریعے13674 کسانوں کو بلاسود 1002.726ملین روپے کے قرضہ جات فراہم کئے۔
3. مٹی کے3025اور پانی کے 2792 نمونے لے کر متعلقہ لیبارٹریوں کو بھجوائے گئے جس سے زمینوں کی زرخیزی اور کلر اٹھے پن کی تشخیص اوران کا علاج تجویز کیا گیا۔
4. کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام گندم کے بیج کے 5835 تھیلے بذریعہ قرعہ اندازی کاشتکاروں میں مفت تقسیم کئے۔
5. پیداواری مقابلہ برائے دھان18-2017 کے تحت پہلی،دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب کسانوں کو بالترتیب ڈسک ہیرو۔ روٹاویٹر اور زیرو ٹیلج ڈرل انعام میں دیں۔
6. معیاری کھادو ں کی فراہمی کے لئے3814 نمونہ جات لئے جن میں سے 142نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں۔اس کے علاوہ کسانوں کو مقررہ قیمت پر کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے125 ڈیلروں کو زائد قیمت پر کھادیں فروخت کرنے پر۔/654500 روپے کے جرمانے کئے۔
7. مختلف فصلات کے 13644 سپاٹ (رقبہ 25049ایکڑ) کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔
8. کوالٹی کنٹرول کے حوالے سے مختلف زرعی ادویات کے 336نمونہ جات برائے تجزیہ لیبارٹری بھیجے گئے، جن میں سے292 نمونہ جات تسلی بخش اور گیارہ نمونہ جات غیر تسلی بخش قرار پائے جبکہ 33نمونہ جات کی تجزیاتی رپورٹ ابھی لیبارٹری سے وصول نہیں ہوئی۔ غیر تسلی بخش نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف ایف آئی آر مختلف تھانہ جات میں رجسٹرڈ کروائی گئیں۔
9. دیگر خلاف ورزیوں(بغیر لائسنس کاروبار وغیرہ) کے خلاف آٹھ ایف آئی آر مختلف تھانہ جات میں رجسٹرڈ کروائی گئیں۔اس کے ساتھ ساتھ3909 کلو گرام لیٹر مقدار کی مختلف زرعی ادویات قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئیں جن کی کل مالیت2958217روپے تھی۔

10. زرعی ادویات لائسنس کے حصول کے لئے 217 امیدواران کو نئے لائسنس اور 387 امیدواران کو تجدید لائسنس کے لئے ٹریننگ دی گئی۔
11. 229 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی۔
12. 804.61 ایکڑ اراضی پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب کی گئی۔
13. 309.48 ایکڑ اراضی پر ڈرپ نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم فراہم کئے گئے۔
14. 72.20 ایکڑ پر ٹنل کی تنصیب کی گئی۔
15. 16 کاشتکاران کو لیزر لینڈ لیولر یونٹس مالی اعانت پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہم کئے گئے۔
16. گورنمنٹ کی منظور شدہ سکیم extension 2.O کے تحت مٹی کے 43593 اور پانی کے 2439 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔
17. بذریعہ بلڈوزر 42 مچھلی فارم 273 ایکڑ رقبہ پر بنائے گئے۔
18. 371 ایکڑ رقبہ بذریعہ بلڈوزر ہموار کیا گیا۔
19. 304 ٹیوب ویل بور کئے گئے جبکہ بذریعہ رزیسٹویٹی میٹر 365 ٹیسٹ کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں نئی خریدی گئی مشینری کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام مشینری	تعداد	نام مشینری	تعداد
ٹرالی (ہیڈرالک)	1	بیک ٹائپ برش کٹر	2
سوائل موائسچر میٹر	3	ڈینو	1
رائس ٹرانسپلانٹر بمع ٹرے	1	نیپ سیک سپرے مشین	2
گراس کٹر	1	پاور سپریئر	3
واٹر چینل	1	الیکٹرک بیلنس	2
بارڈر ڈسک	1	لیزر لیولر	1
لان موور (ٹی ایم)	1	ڈبل رویئنڈ ڈرل	1
گرین موائسچر میٹر	1	لوٹنل	1
منی ویٹ تھریشر	1	روٹاویٹر	1
سولر ٹیوب ویل	1	ڈریج پمپ	1

(ج) مشینری خریدنے کے لئے۔/61,06,005 روپے کے فنڈز جاری کئے گئے جن میں سے 61,03,373 روپے خرچ ہوئے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سکیل 1 تا 19 کی کل 891 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 237 اسامیاں خالی ہیں۔ مطلوبہ strength سے کم ہونے کی وجہ ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 2016-17 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟ اس کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں سال وار تفصیل نہیں دی گئی کہ 2016-17 میں کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے، 2017-18 یا 2018-19 میں کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے۔ اگر یہ سال وار تفصیل بتا دیں تو پھر پتا چل جائے گا کہ جو بار بار طعنے سننے پڑتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں کچھ ہوا یا نہیں ہوا اور اب 2018-19 میں کیا ہوا ہے۔ یہ تھوڑی سی وضاحت فرما دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس details ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال ہی نہیں ہے۔ انہوں نے 2016-17 سے آج تک کی اکٹھی تفصیل مانگی ہے۔ اگر آپ نیا سوال کریں گے تو ہم انشاءاللہ علیحدہ علیحدہ رپورٹ دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بالکل relevant سوال ہے۔ اس میں ایسی کون سی بات ہے میں نے 2016-17 سے آج تک کی تفصیل پوچھی ہے۔ یہ مجھے سال وار اقدامات کے بارے میں بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! 2016-17 کے اقدامات بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 2016-17 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ قرعہ اندازی کے ذریعے 50 فیصد سبسڈی پر 90 کاشتکاروں کو 89 ڈسک ہیرو، 88 روٹا ویٹر، 41 ربیع ڈرل اور 37 چیزل ہل دیئے۔ بنکوں کے ذریعے 13674 کسانوں کو بلاسود 1002.726

ملین روپے کے قرضہ جات فراہم کئے۔ مٹی کے 3025اور پانی کے 2792 نمونے لے کر متعلقہ لیبارٹریوں کو بھجوائے گئے جس سے زمینوں کی زرخیزی اور کلراٹھے پن کی تشخیص اوران کا علاج تجویز کیا گیا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!میں نے سال وار تفصیل پوچھی ہے۔ یہ سال وار تفصیل فراہم کر دیں۔ یہ لکھا ہوا جواب تو میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔ میں نے تو یہ گزارش ہی نہیں کی کہ یہ لکھے ہوئے جواب کو پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ ایک fresh question دے دیں تاکہ ہم ان سے تفصیلی جواب لے لیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس پر fresh question نہیں بنتا یہ اس سے relevant ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے 17-2016 کا بتا دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ یہ 19-2018 میں کیا کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question ڈال دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری تیاری کر کے نہیں آئے تو علیٰحدہ بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ تشریف رکھیں۔ چودھری اشرف علی! 17-2016 کا انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ تفصیل چاہ رہے ہیں تو آپ اس پر fresh question دے دیں تاکہ منسٹری آپ کو پوری تفصیل فراہم کر دے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں دوسرا ضمنی سوال کرتا ہوں کہ جز (الف) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ معیاری کھادوں کی فراہمی کے لئے 3814 نمونہ جات لئے جن میں سے

142نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں۔اس کے علاوہ کسانوں کو مقررہ قیمت پر کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 125 ڈیلروں کو زائد قیمت پر کھادیں فروخت کرنے پر۔/654500روپے کے جرمانے کئے گئے۔

جناب سپیکر!میرا سوال یہ ہے کہ جو ایف آئی آر درج کروائی گئی اب ان کا موجودہ status کیا ہے کہ جن کے خلاف یہ ایف آئی آرز درج کرائی گئی تھیں ان کو محکمہ نے کیا کیا سزائیں دلوائی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری !جو ایف آئی آرز درج کرائی گئی ہیں ان کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت(جناب محمد طاہر): جناب سپیکر!ان کا یہ بھی fresh question بنتا ہے۔یہ نیا سوال کریں ہم اس کا جواب دیں گے۔یہ خود پڑھ لیں اس میں لکھا ہوا ہے۔میں ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری!آپ اس کو چیک کر لیں کہ ان کا relevant سوال ہے کہ ایف آئی آرز میں کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کو جرمانہ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت(جناب محمد طاہر): جناب سپیکر!انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا کہ کتنی ایف آئی آرز ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں۔اگر یہ سوال کر لیں گے تو میں ان کو تفصیل دے دوں گا۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر!میں سوال کر رہا ہوں۔یہ خود ہی جواب میں فرما رہے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی ہیں۔

جناب سپیکر!میں پوچھ رہا ہوں کہ جو ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں ان پر کیا کیا کارروائی ہوئی اور کس کو کیا سزا ہوئی، کس کو قید ہوئی اور کس کو جرمانہ کیا گیا ہے؟اس میں ایسی کون سی بات ہے۔میرا ضمنی سوال اسی سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب اس پرrespond کرنا چاہتے ہیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ گوجرانوالہ میں کیا ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔اس میں ہم نے فائدے بھی بتادیئے ہیں اور جو کسی نے نقصان کیا ہے وہ بھی بتادیا ہے۔اب یہ ایک ایک پوائنٹ پر کہ ایف آئی آر پر سزا کیا ہوئی ہے تو جب ایف آئی آر ہو جاتی ہے توits mean کہ وہconvict ہو جاتا ہے۔اس کے بعد اس کو سزائے موت تو نہیں دے دینی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے صرف یہ پوچھا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنی نشست پر کھڑی ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں اور تشریف رکھیں۔آپ ہر بات پر کھڑی رہتی ہیں۔آپ بیٹھ جائیں۔

منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ انہوں نے آپ سے بہتrelevant بات پوچھی ہے کہ کتنی ایف آئی آرز ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کوpenalize کیا گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ کیا طریق کار ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! This is very wrong, this is not the way. She can't dictate the Chair. Please be seated.

آپ بیٹھ جائیں اور تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان!This is not the way! میں بات کر رہا ہوں اور یہ درمیان میںinterrupt کر رہی ہیں۔She can't dictate the Chair, look at her

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! [******]

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! یہ خاتون ہیں۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں کیا ان کا یہ طریق کار ٹھیک ہے۔ آپ ان کا طریق کار دیکھ لیں۔

محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کے الفاظ حذف کرتا ہوں جو آپ نے کہے ہیں۔ جی، چودھری اشرف علی!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! [******]

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر
حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنی نشست پر کھڑی رہیں)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پی لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ this is too much. (قطع کلامیاں)

اگر ہم خاتون ہونے کے ناطے احترام کرتے ہیں تو this is no way. (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! [******]

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! [******]

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں، کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں، کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں؟

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر![******]

معزز ممبر جناب محمد اشرف رسول کی رکنیت کا معطل کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں؟ میں آپ کی ممبر شپ معطل کرتا ہوں۔ I suspend your membership آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اُس پر I suspend your membership

(اس مرحلہ معزز ممبران حزب اختلاف کی جناب ڈپٹی سپیکر
کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

MR DEPUTY SPEAKER: I suspend your membership according to Rule 210.

> Rule 210. Power to order withdrawal of members or suspend sitting.- (1) The Speaker shall preserve order and shall have all powers necessary for the purpose of enforcing his orders.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں عبدالرؤف نے
"سپیکر تیرے ضابطے، ہم نہیں مانتے ہم نہیں مانتے" کی مسلسل نعرے بازی کی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بھی ہاؤس میں نہیں بیٹھنا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
جناب ڈپٹی سپیکر کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پہلے بھی میں پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتا تھا۔ کیا آپ نے پی ایم ایل(ن) کی اخلاقیات دیکھی ہیں؟ جو ہمیں اخلاقیات کا سبق سکھاتے ہیں آج ان کی جو گفتگو تھی وہ آپ نے دیکھ لی ہے۔

جناب سپیکر! یہ معزز ممبران جن میں پڑھے لکھے ممبران جیسا کہ ملک محمد احمد خان بھی شامل ہیں میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں وزیر قانون کے بارے میں جو گفتگو اُس ممبر یا پیچھے سے دوسرے ممبران نے کی ہے ملک محمد احمد خان بھی یہ گفتگو سن رہے تھے بہر حال میں آپ کے اس فیصلے کو appreciate کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم نے اسمبلی کے ماحول کو درست رکھنا ہے تو ایسے فیصلے آپ کو کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ ملک محمد احمد خان جو کہ بڑے law maker بنتے ہیں، کیا ان کو نہیں پتا کہ پچھلا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ایکٹ 2013 جب تبدیل ہوا اس وقت کیا ہماری بات سنی گئی تھی؟

جناب سپیکر! میں مختصراً عرض کروں گا کہ ہمارا بل لوکل گورنمنٹ 2019 آئین کی روح کے مطابق ہے۔ آئین پاکستان 1973---

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، گنتی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے۔

نوٹ: اجلاس ملتوی ہونے کی وجہ سے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قصور میں محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*1127: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ زراعت کے کس کس ونگ کے دفاتر کس کس جگہ ہیں؟

(ب) کیا اس ضلع میں محکمہ کا زرعی انجینیئرنگ ونگ اور زرعی ادویات / کھادوں کی ناقص سپلائی کی روک تھام کا کوئی دفتر ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور کتنے گریڈ17 اور اوپر کے افسران تعینات ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(د) ریسرچ ونگ کے ملازمین کے نام، عہدہ بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں ناقص زرعی ادویات اور کھادوں کی سپلائی کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(و) اس ضلع کو سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مدوار فراہم کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ زراعت کے دفاتر کے نام اور جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! درج بالا شعبہ جات کے دفاتر موجود ہیں۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کی کل 628 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر اس وقت 466 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ گریڈ 17 اور اوپر کے 34 افسران تعینات ہیں ان افسران کے ناموں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ریسرچ ونگ کے ملازمین کے نام وعہدہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازمین	عہدہ
1-	ڈاکٹر اعجاز محبوب	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ SF
2-	محمد آصف آس	زراعت آفیسر لیب
3-	ڈاکٹر حافظ تنویر احمد	زراعت آفیسر لیب
4-	محمد اعظم	سینئر کلرک
5-	منظور احمد	جونیئر کلرک
6-	مس نویدہ فردوس	لیبارٹری ٹیکنیشن
7-	محمد صابر بلال	لیبارٹری اٹنڈنٹ
8-	شہزادہ عدنان افتخار	لیبارٹری اٹنڈنٹ
9-	غلام محمد	نائب قاصد

(ہ) ناقص زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے سال19-2018میں اب تک 190 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے9غیر معیاری ثابت ہوئے۔ تین خفیہ چھاپوں میں تقریباً32ہزار روپے مالیت کی کل 500 کلو گرام / لیٹر غیر معیاری ادویات پکڑ کر حوالہ پولیس کی گئیں اور تین مقدمات درج کروائے گئے۔

ناقص کھادوں کی سپلائی کی روک تھام کے لئے سال19-2018 میں اب تک 142 نمونے لیبارٹری بھجوائے گئے جن میں سے چار غیر معیاری پائے گئے۔ سات کھاد ڈیلروں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئیں، مہنگی کھاد فروخت کرنے پر42 کھاد ڈیلروں کو مبلغ2لاکھ 28ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

(و) اس ضلع کو سال19-2018 میں کل34,49,96,690روپے بجٹ فراہم کیا گیا جس کی مدوار تفصیل اس طرح سے ہے

تنخواہ اور الاؤنس18,95,23,712 = دیگر اخراجات15,54,72,978

سرگودھا میں فروٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے اغراض ومقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*1194: **چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام ریسرچ انسٹیٹیوٹ برائے کینو / امرود کی تحقیق اور اعلیٰ قسم کے بیجوں / پیوندی کاری کی کسانوں کو فراہمی کے لئے قائم کیا گیا ہے؟

(ب) مندرجہ بالا انسٹیٹیوٹ نے اپنے قیام سے اب تک کتنی اقسام کے کینو / امرود دریافت کرکے ان کو پیداوار کے لئے متعارف کروایا ہے اگر ایسا ہے تو کیا نئے دریافت شدہ کینو / امرود کا تقابلی جائزہ کیا گیا اور ان کے کیا نتائج سامنے آئے؟

(ج) مذکورہ ادارے میں ریسرچ کرنے والے کتنے اہلکاران کب سے تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں اور انہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے پھل / فروٹ کی اقسام دریافت کیں؟

(د) انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے والے افسران نے سال 2017-18 میں کس کس باغات کا وزٹ کیا ہے جن باغات کا وزٹ کیا ہے ان میں کتنے باغات کو بیماری سے بچاؤ کے لئے ادویات فراہم کی گئی ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے زیر سایہ سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا کام کر رہا ہے۔ سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ذمے ترشاوہ پھلوں پر تحقیق کرنا اور اعلیٰ قسم کے پیوند کئے ہوئے بیماریوں سے پاک ترشاوہ پھلوں کے پودے گورنمنٹ کے مقررہ کردہ ریٹ پر خواہش مند باغبان حضرات کو فراہم کرنا ہے۔ اس انسٹیٹیوٹ کے ذمے امرود پر تحقیق یا اس کے پودے تیار کرنا نہیں ہے۔

(ب) ادارہ ہذا نے آج تک ترشاوہ پھلوں کی درج ذیل اقسام پنجاب سیڈ کونسل لاہور سے منظور کروائیں اور ان اقسام کے پودے نرسری میں تیار کر کے خواہش مند باغبان حضرات کو قیمتاً دیئے ہیں تا کہ مختلف علاقوں میں ان کو متعارف کروایا جا سکے۔ ان اقسام کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اقسام
1-	Pak Kinnow
2-	CRI Salustiana
3-	Sg Feutrell's early
4-	AARI Seedless kinnow
5-	AARI Khatti
6-	CRI Musbmi
7-	CRI Blood Malta
8-	Pak Shamber
9-	Punjab Taracco

مزید برآں درج ذیل پانچ اقسام منظوری کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

1- لوکل میٹھا 2- کاغذی لائم

3- روبی بلڈ 4- شکری

5- ویلنشیالیٹ

تقابلی جائزہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا میں ریسرچ کرنے والے اہلکاران کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام اہلکار	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1-	محمد نواز خان	ڈائریکٹر	09.01.2017
2-	عبدالعزیز	ہارٹیکلچرسٹ	01.11.2012
3-	محمد رضا سالک	اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ	23.12.2010
4-	عبدالرحمٰن	اسسٹنٹ پلانٹ پتھالوجسٹ	04.07.2002
5-	احسان الحق	اسسٹنٹ فوڈ ٹیکنالوجسٹ	01.07.2010
6-	نائمہ دین	اسسٹنٹ انٹومالوجسٹ	07.01.2019
7-	امتیاز وڑائچ	اسسٹنٹ ایگری کیمسٹ	02.11.2018
8-	احمد رضا	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (سائل سائنس)	01.01.2009
9-	شفقت علی	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (پلانٹ پتھالوجی)	31.01.2009

10-	اکبر حیات	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ہارٹیکلچر)	01.08.2011
11-	محمد عاصم	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ہارٹیکلچر)	14.02.2012
12-	فہیم خدیجہ	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ہارٹیکلچر)	03.03.2015
13	حرا طارق	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ہارٹیکلچر)	28.12.2016
14	ڈاکٹر محمد بابر شہزاد افضل	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (انٹومالوجی)	31.05.2016

ادارہ ہذا کے سائنسدانوں کی مشترکہ تحقیقی کاوشوں کے بعد جز(ب) میں درج ترشاوہ پھلوں کی 9اقسام پنجاب سیڈ کونسل سے منظور کروائیں۔

(د) ادارہ ہذا کے افسران نے18-2017 کے دوران جن باغات کا وزٹ کیا ان کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز افسران باغات کے وزٹ کے دوران صرف مسائل کا حل باغبان حضرات کو بتاتے ہیں۔ ادویات کی فراہمی اس ادارے کا مینڈیٹ نہیں ہے۔

کسانوں کو فصلوں پر سبسڈی دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*1238: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے کن کن فصلوں پر کسانوں کو سبسڈی دی جاتی ہے حکومت سالانہ کتنی سبسڈی دے رہی ہے؟

(ب) سبسڈی دینے کا طریق کار اور یہ طریق کار کون طے کرتا ہے؟

(ج) 18-2017 کے دوران کتنے کسانوں کو سبسڈی دی گئی اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) حکومت کسی فصل پر سبسڈی نہیں دے رہی بلکہ تیلدار اجناس کے بیجوں پر سبسڈی دے رہی ہے۔ چونکہ دی گئی فصلوں کے بیجوں کے علاوہ کھادوں پر بھی سبسڈی دی جارہی ہے جس کے لئے اس سال تقریباً2600 ملین روپے سبسڈی کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

(ب) سبسڈی فراہم کرنے کا طریق کار یہ ہے کہ مختلف فصلوں کے بیجوں اور کھادوں کی ہر بوری میں سبسڈی واؤچر چسپاں کیا جارہا ہے جس پر موجود پوشیدہ نمبر سکریچ کر کے کاشتکار قریبی Branchless Banking Operator سے مجوزہ سبسڈی کی رقم فوری طور پر حاصل کر سکے گا۔ اس سبسڈی کو حاصل کرنے سے پہلے کاشتکار کا محکمہ زراعت کے ساتھ رجسٹر ہونا لازمی ہے تاکہ سبسڈی کے عمل کو مکمل طور پر شفاف بنایا جاسکے۔ سبسڈی دینے کا طریق کار محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی سٹیرنگ کمیٹی طے کرتی ہے۔

(ج) سال18-2017 میں گندم کے بیج پر 44,700 کاشتکاروں اور کپاس کے بیج پر 22,347 کاشتکاروں کو سبسڈی دی گئی ہے۔ تیلدار اجناس کینولا اور سورج مکھی کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے 28,622 کاشتکاروں اور دالوں کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے بیج کی فراہمی پر 12,756 کاشتکاروں کو سبسڈی دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ فاسفورس والی کھادوں پر 3,08,793 کاشتکاروں اور پوٹاش والی کھادوں پر 1,12,262 کاشتکاروں کو سبسڈی فراہم کی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*1299: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس کے دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوزرز ہیں اوران میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں نیز کیا یہ ساہیوال کے عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے کسانوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید بلڈوزرز و آلات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر شفقت رسول (اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر) ہے اور اس کا سٹاف 22 افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ضلع ساہیوال میں بلڈوزرز کی تعداد چار ہے اور تمام چالو حالت میں ہیں جو ساہیوال کے عوام کی ضرورت کے لئے کافی ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال کے کسانوں کی ضروریات کے لئے چار بلڈوزرز کافی ہیں تاہم زرعی آلات کے لئے صوبے کی سطح پر بشمول ضلع ساہیوال کے لئے زرعی آلات کی رعایتی نرخوں پر فراہمی کا PC-1 منظوری کے مراحل میں ہے جس کے تحت کسان اپنی ضروریات کے مطابق ہمہ قسم کے زرعی آلات سبسڈی پر حاصل کر سکیں گے۔

ساہیوال: سیڈ کارپوریشن میں سیڈ کی خرید و فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*1300: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع ساہیوال میں سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی گندم کا سیڈ خریدا گیا اور کتنا کس قیمت پر فروخت ہوا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) خرید کردہ اس سیڈ میں سے کتنا کسانوں / زمینداروں کو مفت اور کتنا قیمتاً فراہم کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع ساہیوال میں کتنا عملہ اور افسران تعینات ہیں ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کتنا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال کسانوں / زمینداروں کے مفاد کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے ضلع ساہیوال میں سال18-2017 میں2,22,638 من گندم کا سیڈ خریدا اور پلانٹ پر پراسس اور گریڈنگ کے بعد 1,47,879 من گندم کا سیڈ مبلغ ۔/2450روپے فی تھیلہ (50 کلو گرام) کے حساب سے فروخت کیا۔ سال 19-2018 کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن گندم کے سیڈ کی خریداری اپریل2019 میں شروع کرے گی۔

(ب) خرید کردہ سیڈ سے کسانوں / زمینداروں کو مفت سیڈ فراہم نہیں کیا جاتا کیونکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک نیم خود مختار ادارہ ہے جو اپنے مالی وسائل خود پورے کرتا ہے اور انہی وسائل سے مختلف اقسام کی فصلوں کے معیاری اور تصدیق شدہ بیج تیار کر کے انتہائی ارزاں نرخوں پر کسانوں / زمینداروں کو فراہم کرتا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ اور افسران کی تعداد 138 ہے۔ جن میں سے 123 مستقل اور 15 عارضی (تین کنٹریکٹ اور بارہ ڈیلی پیڈ) ہیں ان کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں کسانوں / زمینداروں کے مفاد کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہا ہے:

- ہائیبرڈ بیج مکئی کا 10 کلو گرام کا تھیلہ جو کہ پرائیویٹ سیکٹر 8 تا 9 ہزار روپے میں فروخت کرتا ہے وہی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں / زمینداروں کو صرف چار ہزار روپے میں مہیا کر رہا ہے۔
- گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے کسانوں اور سیڈ کارپوریشن کے فارموں کے درمیان پیداواری مقابلہ کروایا جارہا ہے۔
- پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو ارزاں نرخوں پر نئی فصلات مثلاً کپاس، چاول، جوار، گوارا، کینولا، جئی، مٹر، آلو اور دیگر سبزیوں کے تصدیق شدہ بیج مہیا کر رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ایگریکلچر ریسرچ کی مختلف شعبہ جات

میں تحقیقات اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

453: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایگریکلچر ریسرچ کن کن شعبہ جات میں ریسرچ کرتا ہے؟

(ب) محکمہ نے سال 2016-17 سے آج تک ایگریکلچر ریسرچ کی مد میں کتنی رقم خرچ کی اوراس کے نتیجے میں کون کون سے نئے بیج متعارف کروائے گئے اوراس کے نتیجہ میں کس کس شعبہ جات میں بہتری آئی تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) محکمہ نے صوبہ میں زراعت کی بہتری کے لئے سال 2016-17 سے آج تک کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد درج ذیل شعبہ جات میں ریسرچ کرتا ہے۔

	نام ادارہ	ریسرچ
1 ۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان۔	کپاس کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
2۔	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد۔	گندم اور جَو کی نئی اقسام کی تیاری ، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
3 ۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو۔	دھان کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
4۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد۔	کماد کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
5 ۔	زرعی بائیو ٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔	ٹشو کلچر ، جینو مکس اور جنیٹک انجینئرنگ کے ذریعے مختلف فصلات کی نئی اقسام کی تیاری
6۔	ایگرونومک تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔	امورِ کاشتکاری سے متعلق جملہ فصلات سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے تحقیق اور فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی وضع کرتا
7 ۔	ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ، بھکر۔	علاقہ تھل کی اہم فصلات مثلاً گندم، چنا اور مونگ پر تحقیق

8۔	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔	بارانی علاقہ کی اہم فصلات مثلاً گندم، مونگ پھلی، چنا، مسور، ماش، سرسوں، سبزیات، زیتون اور پھلدار پودوں پر تحقیق
9۔	سٹرس تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا۔	ترشاوہ پھلوں (کینو، مسمی، چکوترہ وغیرہ) کے متعلق تحقیق
10۔	ماہر حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔	فصلات، سبزیات، باغات اور ذخیرہ شدہ اجناس کے نقصان دہ کیڑوں کے مربوط انسداد کے لئے ریسرچ کرنا اور کسان دوست کیڑوں کی افزائش اور ان کو نقصان دہ کیڑوں کے خلاف استعمال کے بارے میں تحقیق کرنا۔
11۔	تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا۔	چارے کے طور پر کاشت ہونے والی فصلات برسیم، لوسرن، جوار، باجرہ، مکئی، رواں اور مختلف گھاسوں پر تحقیقات۔
12۔	تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد۔	مختلف انواع کے پھلوں مثلاً امرود، انگور، انجیر، کھجور، انار، فالسہ، سٹرابیری، جامن اور پپیتا وغیرہ کے متعلق تحقیق کرنا
13۔	انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری وانوائرمینٹل سائنسز، کالا شاہ کاکو۔	ایگری کلچرل پیسٹی سائیڈ آرڈیننس1971 اور ایگریکلچرل پیسٹی سائیڈ (ترمیم) ایکٹ، 2012 کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع سے محکمانہ طور پر موصول ہونے والی زرعی ادویات کا تجزیہ کرنا۔ اور حکومت پنجاب کی جانب سے زرعی ادویات کے خلاف مہم میں موثر کردار اور زرعی ادویات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنا۔ جبکہ سائل کیمسٹری سیکشن میں جاری شدہ تحقیق کا بنیادی مقصد زمینداروں کو زیادہ پیداوار حاصل کرنے، مختلف زرعی مداخل کے بروقت اور صحیح مقدار میں استعمال کر نے، زرعی زمینوں کی ساخت کو مد نظر رکھنا، کیمیائی کھادوں کے متناسب استعمال اور فصلوں کی پیداوار پر عناصر صغیرہ کے اثر کا جائزہ لینا۔
14۔	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی اور باجرہ، ساہیوال۔	مکئی، جوار اور باجرہ کے نئے بیج تیار کرنا اور ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کو بہتر بنانا
15۔	تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان۔	آم کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق، جس میں آم کی نئی اقسام، پیداواری ٹیکنالوجی، نقصان دہ کیڑے، بیماریاں، غذائی اجزاء اور پھل کی بعد برداشت سنبھال شامل ہیں۔ بیماریاں، کیڑے مکوڑوں کے مضر اثرات، خوراک اور بعد از برداشت پر تحقیقات کرنا۔

16 ۔	تحقیقاتی ادارہ برائے روغن دار اجناس، فیصل آباد۔	تیلدار فصلوں کینولہ، رایا سرسوں، سورج مکھی، تِل، السی اور سویابین پر ریسرچ
17۔	تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔	فصلات ، سبزیات، باغات اور ذخیرہ شدہ اجناس کے نقصان دہ بیماریوں اور ان کے مربوط انسداد کے لئے ریسرچ
18۔	بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد	(Post Harvest Research Centre) مختلف پھلوں اور سبزیوں کی بعد از برداشت ٹیکنالوجی پر کام کے علاوہ مختلف پھلوں ، سبزیوں اور فصلوں کی نئی اقسام کے غذائی اجزاء معلوم کرنے کے لئے تجزیہ کرنا۔
19۔	تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال۔	آلو کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
20۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد۔	چنا، مسور، ماش، مونگ اور ڈرائی پیز پر ریسرچ
21 ۔	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	گندم، رایا، جوار اور باجرہ پر ریسرچ
22۔	تحفظ آب واراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔	زمین کے کٹاؤ کو روکنے اور بارشی پانی کو محفوظ بنانے کے سستے اور آسان طریق کار پر تحقیق
23۔	سوائل فرٹیلیٹی سروے وسوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور۔	فصلوں کے لئے کھادوں کی سفارشات، مٹی و پانی کے نمونوں کا تجزیہ اور کھادوں کا معیار برقرار رکھنے کے لئے کھادوں کے نمونوں کے ٹیسٹ
24۔	شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں۔	کلراٹھی زمینوں کی اصلاح، ٹیوب ویل کے کھارے پانی کا سائنسی استعمال، کلراٹھی زمینوں میں فصلوں کی کاشت کی ٹیکنالوجی کی دریافت کرنا، کلراٹھی زمینوں میں کھادوں کا استعمال، کلراٹھی زمینوں میں کلر کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی فصلوں کی اقسام کا چناؤ اور ایڈوائزری سروس برائے تجزیہ مٹی پانی اور جپسم کی سہولت کی فراہم کرنا،
25۔	تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد۔	مختلف اقسام کی 36 سبزیات کی نئی اقسام کی تیاری اور ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت پر ریسرچ

(ب) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) نے سال 17-2016 سے آج تک ریسرچ کی مد میں ٹوٹل 7112.461 ملین روپے خرچ کئے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	2016-17	2017-18	2018-19 (31-دسمبر2018تک)	ٹوٹل
ریسرچ کی مد میں کئے گئے اخراجات (ملین روپے)	3023.87	2777.473	1311.110	7112.461

ادارہ ہذا نے2016-17 سے آج تک کپاس، گندم، چاول، کماد، تیلدار اجناس، دالیں، سبزیات ، مکئی ، چار ہ جات اور پھلدار پودوں کی 53 نئی اقسام / بیج اور ان کی بہتر پیداواری ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔ ادارہ ہذا کے متعارف کروائے گئے بیج نہ صرف زیادہ پیداواری صلاحیت اور موسمی حالات سے مطابقت رکھتے ہیں ہے بلکہ بیماریوں اور حشرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتے ہیں۔ متعارف کروائے گئے بیجوں کی بدولت کاشتکاروں کو بر وقت اور معیاری بیج مہیا کئے گئے جس سے فصل کی پیداوار میں بہتری آئی اور کسانوں کی آمدن میں اضافہ ہوا۔

مزید برآں فی ایکڑ زیادہ پیداوار اور بہتر کوالٹی کے حصول سے برآمدات میں اضافہ ممکن ہو گا اور ملکی زر مبادلہ کے وسائل کی بہتری سے معیشت مضبوط ہو گی۔ نئے بیجوں کی تیاری سے ان کے وسیع پیمانے پر کسانوں کو مہیا آنے تک چار سے پانچ سال کا وقت درکار ہوتا ہے لہٰذا اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان بیجوں کے مزید ثمرات منظر عام پر آئیں گے اور کسان کی خوشحالی میں بنیادی کردار ادا کریں گے۔

(ج) ادارہ ہذا نے سال 2016-17 سے آج تک جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں فروٹ فارمز سے متعلقہ تفصیلات

482:چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کل کتنے سرکاری فروٹ فارمز ہیں ان کے قیام، مقام اور رقبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ فروٹ فارمز پر ریسرچ ورک بھی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز کے سال2016-17 سے آج تک کی آمدن واخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ فروٹ فارمز پر گزشتہ پانچ سال میں کس کس فروٹ کی نئی اقسام متعارف کروائی گئیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر انتظام فروٹ فارمز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ فروٹ فارمز پر ریسرچ ورک کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

1. ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد:

اس ادارہ میں پھلدار پودوں پر تحقیق بھی اس پروگرام میں شامل ہے۔ پھلوں کی مختلف اقسام کے لئے علاقہ کی آب وہوا اور زمین کی مطابقت اور کامیاب اقسام کے چناؤ کے ساتھ ساتھ ان کی غذائی اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ریسرچ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔ ان اقسام میں سے جو اس علاقے میں اچھے نتائج دیتی ہیں ان کی کاشت کی سفارشات کرنے کے ساتھ ساتھ کاشتی امور کے متعلق کسان حضرات کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

2. سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا:

اس ادارہ میں ترشاوہ پھلوں (مالٹا، مسمی، کینو، چکوترہ وغیرہ) کے باغات اور نرسری کی دیکھ بھال کے امور پر تحقیق کی جاتی ہے جس میں نئی اقسام کی دریافت، پیداواری ٹیکنالوجی بہتر بنانے، ضرررساں کیڑوں اور بیماریوں کو کنٹرول کرنے، پھل کی غذائی ضروریات اور پھل کی بعد از برداشت سے عالمی منڈی تک رسائی کے مختلف مراحل کی تحقیقات پر کام جاری ہے۔

3. **مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان:**

اس ادارہ میں آم کے باغات اور نرسری کی دیکھ بھال کے امور پر تحقیق کی جاتی ہے جس میں آم کی نئی اقسام کی دریافت، پیداواری ٹیکنالوجی بہتر بنانے، ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کو کنٹرول کرنے، پھل کی غذائی ضروریات اور پھل کی بعد از برداشت سے عالمی منڈی تک رسائی مختلف مراحل کی تحقیقات پر کام جاری ہے۔

4. **بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال:**

اس ادارہ میں دیگر زرعی فصلات کی طرح مذکورہ پھلدار پودوں پر تحقیق بھی اس پروگرام میں شامل ہے۔ پھلوں کی مختلف اقسام کے لئے علاقہ کی آب وہوا اور زمین کی مطابقت اور کامیاب اقسام کے چناؤ کے ساتھ ساتھ ان کی غذائی اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ریسرچ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔ ان اقسام میں سے جو اس علاقے میں اچھے نتائج دیتی ہیں ان کی کاشت کی سفارشات کرنے کے ساتھ ساتھ کاشتی امور کے متعلق کسان حضرات کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

i ۔ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، سون ویلی نوشہرہ، ضلع خوشاب

یہاں زیتون، انگور، آڑو، نیکٹرین، خوبانی، انجیر اور ناشپاتی کی مختلف اقسام پر تجربات کا سلسلہ جاری ہے۔ کامیاب اقسام کے پودے تیار کر کے کسانوں اور کاشتکاروں کو ارزاں نرخوں پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ نیز کاشتی امور سے متعلق ان کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

ii ۔ہل فروٹ ریسرچ سٹیشن، مری

اس ریسرچ سٹیشن پر زیادہ تر پت جھڑ اقسام کے پودوں کی ٹیکنالوجی اور ان میں سے اچھی اقسام کے پودوں کی نرسری تیار کر کے زمینداروں کو دی جاتی ہے ان پھلدار پودوں میں سیب، پرسیمن، ایووکیڈو، اخروٹ، چیری، ناشپاتی، آڑو، خوبانی، آلو بخارا اور لوکاٹ شامل ہیں اس کے علاوہ زمینداروں کو ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں یہ کام بذریعہ میڈیا، ریڈیو اور اردو کتابچہ سے کیا جاتا ہے۔

شعبہ توسیع واڈاپٹیو ریسرچ

شعبہ توسیع کے مذکورہ فارمز تحقیقاتی نہ ہیں۔ یہ صرف ڈیمانسٹریشن مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز کے سال 17-2016 سے آج تک آمدن و اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نام شعبہ	آمدن	اخراجات
ریسرچ	60908400	167701756
توسیع	74383671	26295577
میزان	135292071	193997333

(د) مذکورہ فروٹ فارمز پر گزشتہ پانچ سالوں میں نئی متعارف کروائی جانے والی اقسام کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

1. **ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد:**

ادارہ ہذا میں پھلدار پودوں کی بہتر پیداواری خصوصیات کی حامل نئی اقسام کا انتخاب کیا گیا جیسا کہ امرود کی 10، انار کی 8، جامن کی 4 اور کھجور کی 14 نئی اقسام منتخب کی گئیں اور انہیں تجرباتی بنیادوں پر پراجنی باغ میں لگایا گیا۔

2. **سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا:**

ادارہ ہذا نے مختلف سٹرس کی 9 اقسام پنجاب سیڈ کونسل لاہور سے منظور کروائی ہیں جو کہ پاک کینو، سی آر آئی سیلسٹینا، ایس جی فروٹرزارلی، آری سیڈ لیس کینو، آری کھٹی، سی آر آئی مسمی، سی آر آئی بلڈ مالٹا، پاک ٹیمبر اور پنجاب ٹراکو ہیں۔

3. **مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان:**

ادارہ ہذا نے آم کی تین دوغلی اقسام متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ آم کی ایک نئی قسم لیٹ سندھڑی دریافت کی۔

4. **بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال:**

ادارہ ہذا میں گزشتہ پانچ سالوں میں زیتون کی دس، انگور کی چھ، مالٹا کی تین، آڑو کی چار، انجیر کی ایک، خوبانی کی تین، ناشپاتی کی دو اور گریپ فروٹ کی دو اقسام متعارف کروائیں۔

شعبہ توسیع واڈاپٹیو ریسرچ

مذکورہ فارمز ڈیمانسٹریشن مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یہاں پر نئی اقسام متعارف نہیں ہو رہی ہیں۔

لاہور: رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو سے متعلقہ تفصیلات

483: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو نے گزشتہ پانچ سال میں چاول کی کون کون سی نئی اقسام متعارف کروائی ہیں؟

(ج) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کون سا ریسرچ ورک کیا جاتا ہے؟

(د) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی سال 18-2017اور 19-2018 کی آمدن واخراجات کی تفصیل مدوار بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ماہرین ،افسران و ملازمین کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں کون سی پر ہیں اور کون سی کب سے خالی ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) رائس ریسرچ فارم کالا شاہ کاکو کا قیام 1926 میں دھان کی فصل پر تحقیقاتی سرگرمیوں کی صورت میں ہوا جسے 1965 میں رائس ریسرچ سٹیشن اور پھر 1970 میں ایک مکمل تحقیقاتی ادارے (رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ) کا درجہ دیا گیا۔ ادارہ ہذا کل 506 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) ادارہ ہذا نے گزشتہ پانچ سال کے دوران چاول کی 6 اقسام (پی کے 1121 ایرومیٹک، کے ایس کے 434، پی کے 386، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی اور چناب باسمتی) متعارف کروائی ہیں۔

(ج) تحقیقاتی ادارہ میں دھان کی پست قد ، جلد پک کر تیار ہونے والی ، کیڑے مکوڑوں و بیماریوں سے مدافعت ، دھان کی بہتر موروثی خصوصیات (فولاد اور جست کی مقدار وغیرہ) کی حامل اقسام،دھان کے جینیاتی ذرائع کو فروغ دینے اور زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام مع بہتر پیداواری ٹیکنالوجی کی تیاری پر ریسرچ ورک کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دھان کی منظور شدہ اقسام کے پری بیسک اور بیسک بیج کی تیاری بھی کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی سال 18-2017اور 19-2018 کی آمدن واخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

سال	اخراجات (روپے)	آمدن (روپے)
2017-18	6,33,52,714	1,25,94,577
2018-19	3,62,84,718	56,28,281

(ہ) ادارہ ہذا میں سکیل 1 تا سکیل 19 کی کل 113 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 73 اسامیاں پُر ہیں جبکہ 40 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز سوموار مورخہ 29-اپریل 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔